خانہ کعبہ کے غلاف کی تاریخ اور قیمتی غلاف چڑھانے کی تفصیل

مجیب: ابواحمد محمدانس رضاعطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1484

تاریخ اجراء: 18شعبان المعظم1444ھ/11مارچ2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کعبۃاللہ پر سب سے پہلے غلاف کس نے چڑھایا تھا۔اور کیانبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیاہے۔دوسرایہ کہ آج کل غلاف کعبہ کوسونے اور چاندی کے تار لگائے جاتے ہیں،ایسا کرناجائزہے یانہیں۔کچھ معترضین کا کہناہے کہ اس سے بہترہے کہ غریبوں کی مدد کی جائے۔کیا ایسا کہنادرست ہے یانہیں۔بینواتوجروا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آغازاسلام سے پہلے بھی بیت اللہ شریف پر غلاف موجود تھااور مختلف ادوار میں مختلف لوگوں نےبیت اللہ پر غلاف چڑھائے جن کاتذکرہ تاریخ اورشروح حدیث کی کتب میں موجودہے۔

سب سے پہلے بیت اللہ شریف پرغلاف کس نے چڑھایا؟اس بارے میں مختلف اقوال ہیں:

(الف)ایک قول کے مطابق حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سب سے پہلے چڑھایا۔(ب)ایک قول کے مطابق اسد تبع الحمیری نے سب سے پہلے چڑھایا۔(ج)اورایک قول کے مطابق عدنان بن ادد نے چڑھایا۔یااس کے زمانہ میں چڑھایاگیا۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیت اللہ شریف پر غلاف چڑھایااسی طرح آپ کے بعد حضرت ابو بکر،حضرت عمروحضرت عثمان،حضرت امیر معاویہ،حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنھم نے اپنے ادوار میں غلاف چڑھایاان کے بعد مختلف اسلامی بادشاہوں نے اپنے ادوار میں غلاف چڑھایااوریہ سنت اب تک چلی آرہی ہے۔

فتح الباری میں ہے:"روی عبد الرزاق عن بن جريج قال بلغنا أن تبعا أول من كسا الكعبة الوصائل فسترت بها قال وزعم بعض علمائنا أن أول من كسا الكعبة إسماعيل عليه السلام وحكى الزبير بن

بكار عن بعض علمائهم أن عدنان أول من وضع أنصاب الحرم وأول من كسا الكعبة أو كسيت في زمنه "ترجمہ: عبد الرزاق نے ابن جریج سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ تبع وہ شخص ہے کہ جس نے سب سے پہلے کعبہ کو یمنی چادر کا غلاف پہنایا اور کعبہ اس کے ساتھ چھپ گیا، فرمایا کہ ہمارے بعض علماء نے گمان کیا کہ سب سے پہلے جس نے کعبہ کو غلاف پہنایا وہ اسماعیل علیہ السلام ہیں، اور زبیر بن بکار نے بعض علمائے کرام سے حکایت کیا ہے کہ عدنان وہ شخص ہے کہ جس نے سب سے پہلے حرم کے پتھروں کو رکھا اور سب سے پہلے کعبہ کو غلاف پہنایا یا اس کے زمانہ میں غلاف پہنایا گیا۔ (فتح الباری، جلد 3، صفحہ 459، بیروت)

عمدۃ القاری میں ہے: "أول من كساها عدنان بن أدد، وزعم الزبير أن أول من كساها الديباج عبد الله بن الزبير، وذكر الماوردي: أن أول من كساها الديباج خالد بن جعفر بن كلاب ـــــ وفي كتاب ابن إسحاق: أول من حلاها عبد المطلب بن عبد مناف ـــ وعن ليث بن أبي سليم، قال: كانت كسوة الكعبة على عهد رسول الله، صلى الله عليه وسلم، الانطاع والمسوح. وقال ابن دحية: كساها المهدي القباطي والخز والديباج، وطلى جدرانها بالمسك والعنبر من أسفلها إلى أعلاها. وقال ابن بطال: قال ابن جريج: زعم بعض علمائنا أن أول من كساها إسماعيل، عليه السلام، وحكى البلاذري: أن أول من كساها الأنطاع عدنان بن أدد، وروى الواقدي عن إبراهيم بن أبي ربيعة، قال: كسي البيت في الجاهلية الأنطاع، ثم كساه رسول الله صلى الله عليه وسلم، الثياب اليمانية، ثم كساه عمر وعثمان القباطي، ثم كساه الحجاج الديباج. وقال ابن إسحاق: بلغني أن البيت لم يكس في عهد أبي بكر وعمر، يعني: لم يجدد له كسوة. وقال عبد الرزاق عن ابن جريج: أخبرت أن عمر، رضي الله تعالى عنه، كان يكسوها القباطي. وأخبرني غير واحد أن النبي صلى الله عليه وسلم كساها القباطي والحبرات، وأبو بكر وعمر وعثمان، رضي الله تعالى عنهم، ـــــــ وكسيت في أيام الفاطميين الديباج الأبيض، وكساها السلطان محمود بن سبكتكين ديباجا أصفر، وكساها ناصر العباسي ديباجا أخضر، ثم كساها ديباجا أسود، فاستمر إلى الآن "یعنی سب سے پہلے جس نے کعبہ کو غلاف پہنایا وہ عدنان بن ادد ہے، اور زبیر نے گمان کیا کہ سب سے پہلے ریشم کا غلاف جس نے کعبہ کو پہنایا وہ عبد اللہ بن زبیر ہیں، اور ماوردی نے ذکر کیا کہ سب سے پہلے ریشم کا غلاف جس نے کعبہ کو پہنایا وہ خالد بن جعفر بن کلاب ہے ـــ اور ابن اسحاق کی کتاب میں ہے: سب سے پہلے کعبہ کو جس نے زیور پہنایا وہ عبد المطلب بن عبد

مناف ہیں۔۔۔اور لیث بن ابی سلیم سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کعبہ کا غلاف چمڑے اور اونی کپڑے کا ہوتا تھا اور ابن دحیہ نے کہا کہ مھدی نے کعبہ کو قباطی، ریشمی اونی اور ریشمی کپڑے کا غلاف پہنایا اور کعبہ کی دیواروں کی دیواروں پر اوپر سے نیچے تک مشک و عنبر ملا جاتا، اور ابن بطال نے کہا: ابن جریج نے فرمایا کہ ہمارے بعض علماء نے گمان کیا ہے کہ سب سے پہلے جس نے کعبہ کو غلاف پہنایا وہ اسماعیل علیہ السلام ہیں، اور بلاذری نے حکایت کیا کہ سب سے پہلے جس نے کعبہ کو چمڑے کا غلاف پہنایا وہ عدنان بن ادد ہے، اور واقدی نے ابراہیم بن ابی ربیعہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں بیت اللہ شریف کو چمڑے کا غلاف پہنایا گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یمنی کپڑے کا غلاف پہنایا، پھر عمر و عثمان رضی اللہ عنہ نے قباطی کپڑے کا غلاف پہنایا پھر حجاج نے ریشم کا غلاف پہنایا، اور عبد الرزاق نے ابن جریج کے حوالے سے کہا کہ مجھے خبر پہنچی کہ عمر رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ کو قباطی کپڑے کا غلاف پہناتے تھے، اور ایک سے زائد لوگوں نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قباطی اور یمنی کپڑے کا غلاف پہنایا اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنھم نے بھی۔۔۔اور فاطمیوں کے زمانہ میں سفید ریشمی کپڑے کا غلاف پہنایا، سلطان محمود بن سبکتکین نے پیلے رنگ کے ریشمی کپڑے کا غلاف پہنایا اور ناصر عباسی نے سبز رنگ کے ریشمی کپڑے کا غلاف پہنایا پھر اسے کالے رنگ کے ریشمی کپڑے کا غلاف پہنایا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ (ملخص از عمدۃ القاری، جلد 9، صفحہ 234، بیروت)

جہاں تک غلاف پر سونے چاندی کی تار لگانے کا معاملہ ہے، تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

بیت اللہ شریف شعائر اللہ ہے اور شعائر اللہ کی تعظیم کا حکم قرآن پاک میں موجود ہے بلکہ اسے دلوں کا تقوی قرار دیا گیا ہے اسی لیے بیت اللہ شریف کی عظمت کے اظہار کے لیے اس پر اعلی قسم کے غلاف چڑھائے جاتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک کو غلاف میں رکھا جاتا ہے لہذا سونے چاندی، یا ریشم کے تار سے بنا ہوا غلاف چڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے معترض کا اعتراض بالکل بے جا اور غلط ہے کہ شرعا یہ جائز ہے پھر بیت اللہ شریف پر روزانہ کی بنیاد پر غلاف نہیں چڑھایا جاتا بلکہ سال میں ایک مرتبہ تبدیل کیا جاتا ہے جبکہ غریبوں کی مدد روزانہ کی بنیاد پر ہزاروں لاکھوں لوگ کر رہے ہیں پھر لوگ اپنے آپ کو اور اپنے گھروں کو سجانے سنوارنے پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر دیتے ہیں اس بارے میں کسی کو اعتراض نہیں سوجھتا لہذا ایسی بات کرنا کسی بنیاد پر بھی درست نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net